پیشکش: مجلسِ مکتبۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ کراچی، پاکستان۔

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

SC1286

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

خود کُشی کا علاج[1]

شاید نَفس و شیطان رُکاوٹ ڈالیں مگر آپ یہ رسالہ پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بَھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیِّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔''

(سُنَنُ التِّرۡمِذِیّ ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥ دار الفکر بیروت)

لائیں گے میری قبر میں تشریف مصطفٰے
عادت بنا رہا ہوں دُرُود و سلام کی

مدینہ

[1] یہ بیان امیر اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۹،۱۰،۱۱ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شبِ اتوار فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے۔

مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جومجھ پردرود پاک پڑھنا بھول گیاوہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

زبردست جنگجُو

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ ثَقَلَین ، سلطانِ کونَین ، رَحمتِ دارَین ، غمزدوں کے دلوں کے چین ، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ہم (غزوۂ) حُنَین میں حاضِر ہوئے ،تو اللہ کے مَحبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کے بارے میں جو کہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا: یہ دوزَخی ہے۔ پھر جب ہم قِتال (یعنی لڑنے) میں مشغول ہوئے تو وہ شخص بَہُت شدّت سے لڑا اوراُسے زخم لگ گیا۔کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس کے بارے میں آپ نے کچھ دیر پہلے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اُس نے آج شدید قِتال کیا اور مر گیا۔تو نبیِّ اکرم ،رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ جہنّم میں گیا۔قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے کہ دَرِیں اَثنا (یعنی اتنے میں) کسی نے کہا: وہ مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زخم لگا تھا اور

جب رات ہوئی تو اُس نے اُس زخم کی تکلیف پر صَبر نہ کیا اور **خود کُشی** کر لی۔ چُنانچہ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اَللّٰہُ اکبر**! ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں''۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا تو حضرتِ بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں میں اِعلان فرمادیا کہ ''**جنّت میں صِرف مسلمان داخِل ہوگا اور بے شک اللہ تعالٰی اِس دین کی تائید کسی فاجِر آدمی سے (بھی) کروادیتا ہے**''۔

(صَحِیح مُسلِم، ص ۷۰ حدیث ۱۷۸ دارابن حزم بیروت، صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۳۰۶۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اس جنگجو کے دوزخی ہونے کے دو اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفّار کے ساتھ نہایت بے جگری سے لڑنے والے زبردست جنگجو کو جو **جہنّمی** قرار دیا اس کے دو سبب ہو

سکتے ہیں {۱} ''خود کشی کرنا'' اِس صورت میں یہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنّت میں جائے گا {۲} ''مُنافِق ہونا'' جیسا کہ شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ سیِّدُنا مُحیُ الدّین یَحییٰ بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی، خطیبِ بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے حوالے سے فرماتے ہیں: **''خود کُشی کرنے والا یہ شخص مُنافِق تھا''**۔(شرحِ مُسلم لِلنَّوَوِی ج۱ ص۱۲۳ دارالکتب العلمیہ بیروت) **اس صورت میں وہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔**

مفتی شریف الحق صاحب کی شرح

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نزھۃ القاری جلد 4 صَفُحَہ 173 پر فرماتے ہیں: یہ شخص حقیقت میں مسلمان تھا یا کافر اس کا فیصلہ مشکل ہے۔ مگر ابتداء میں جو فرمایا: **لِرَجُلٍ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ** (یعنی ایک شخص جو اسلام کا دعوی کرتا تھا) اور آخیر میں جو مُنادی کرائی اس سے بظاہر یہ مُتَبادِر ہوتا (یعنی فوری ذہن میں آتا) ہے کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہ تھا اور آخیر میں فرمایا: بے شک **اللہ** اس دین کی فاجر انسان سے مدد کرالیتا ہے۔ اس فاجر کے معنیٰ مُتَعارِف (معنیٰ معروف) کے لحاظ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حقیقت میں

مسلمان تھا کیونکہ عرف میں فاجر کا اِطلاق گناہ گار مسلمان پر ہوتا ہے لیکن یہ قطعی نہیں۔قرآنِ مجید میں ہے: اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ (پ ۳۰،الانفطار:۱۴) (ترجمہ: بےشک کافر جہنّم میں ہیں) اور فرمایا: اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ (پ ۳۰، اَلمُطَفِّفِین:۷) (ترجمۂ کنزالایمان: بےشک کافروں کی نامۂ اعمال سجّین میں ہیں) جَلالَین میں دونوں آیتوں کی تفسیر، کُفّار سے کی ہے۔اس لیے اس حدیث میں بھی فاجر سے اگر کافر مراد لیا جائے تو کوئی اِستِبعاد (یعنی بعید) نہیں۔

(نُزھَۃُ الْقاری،ج ۴ ص ۱۷۳، فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاھور)

قَبولیّت کا دارومدار خاتِمے پر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بظاہِر کوئی کتنی ہی عبادت و رِیاضت کرے، دین کی خوب تبلیغ و خدمت کرے، لیکن اگر دل میں مُنافَقت اور میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی عداوت ہو تو نیکیوں اور عبادت کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ اعمال میں خاتِمے کا مکمَّل عمل دَخل ہے۔چُنانچِہ ''مُسندِ امام احمد بن حنبل'' میں ہے: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم'' یعنی اعمال کا دارومدار

خاتمے پر ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۸ ص٤٣٤ حدیث ٢٢٨٩٨ دارالفکر بیروت)

جنّت حرام ہو گئی

نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْم **کا ارشادِ عبرت** بُنیاد ہے: ''تم سے پہلی اُمّتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں **پَھوڑا** نکلا جب اس میں سخت تکلیف محسوس ہونے لگی۔ تو اس نے اپنے تَرکَش (یعنی تیردان) سے تِیر نکالا اور **پھوڑے** کو چِیر دیا، جس سے خون بہنے لگا اور رُک نہ سکا یہاں تک کہ اِس سبب سے وہ ہَلاک ہوگیا، تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''**میں نے اس پر جنّت حرام کردی۔**''

(صَحِیح مُسلِم ص٧١ حدیث ١٨٠ دار ابن حزم بیروت)

اِس حدیثِ مبارَک کی شَرح میں شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ علّامہ **نَوَوِی** علیہ رحمۃُ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''حدیثِ پاک سے یہ نتیجہ اَخذ کیا جائیگا کہ اس نے جلدی مرنے (یعنی خودکُشی) کیلئے یا بِغیر کسی مَصلحت کے ایسا کیا (اِسی وجہ سے اس پر جنّت حرام فرمائی گئی) ورنہ فائِدے کے غالِب گمان کی صورت میں عِلاج و دوا کیلئے **پھوڑا** (وغیرہ) چِیرنا (آپریشن) حرام نہیں۔'' (شَرحِ مسلم لِلنَّوَوِی ج١ص ١٢٧)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بےشک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

خود کُشی کا معنیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود کُشی کا معنیٰ ہے، ''خود کو ہلاک کرنا۔''

خود کُشی گناہِ کبیرہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پارہ 5 سورۃُالنّساء، آیت نمبر 29 اور 30 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ عُدۡوَانًا وَّظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِيۡهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رِضا مندی کا ہو۔ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تم پر مہربان ہے۔ اور جو ظلم و زیادَتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخِل کریں گے اور یہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کو آسان ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ (یعنی اور اپنی جانیں قتل نہ کرو) کے تحت حضرتِ علاّمہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی ''خزائنُ العِرفان'' میں فرماتے ہیں: **مسئلہ:** اس آیت سے **خود کُشی** کی حُرمَت (یعنی حرام ہونا) بھی ثابت ہوئی۔

پارہ 2 سورۃُ البقرۃ آیت نمبر 195 میں ارشادِ ربّانی ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ (پ ۲ البقرۃ ۱۹۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ۔ بیشک بھلائی والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔

اِس آیتِ مُقدّسہ کی تفسیر ''خزائنُ العِرفان'' میں یوں ہے: ''راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اِنفاق (یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ) کا ترک بھی سببِ ہلاکت ہے اور اِسرافِ بے جا (یعنی بے جا فُضُول خرچی) بھی اور اِسی طرح وہ چیز بھی جو خطرہ وہلاک کا باعِث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے، حتّٰی کہ بے ہتھیار میدانِ

جنگ میں جانا یا زَہر کھانا یا کسی طرح خُود کُشی کرنا۔''

خود کُشی کے اَعداد و شُمار

افسوس! آج کل خود کُشی کا رُجحان (رُجْ۔حان) بڑھتا چلا جارہا ہے۔ایک اخباری رَپورٹ میں ہے،''جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر'' کے فراہَم کردہ اَعداد وشُمار کے مطابق 1985ء میں 35 افراد نے خود کُشی کی تھی اوراس کی تعداد بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ 2003ء میں 930 افراد نے خود کُشی کی۔ان وارِداتوں کا دردناک پہلو یہ ہے کہ مرنے والوں میں زیادہ تر کی عمر 16 سے 30 سال کے درمیان تھی۔''ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان'' کی رَپورٹ کے مطابِق 6 ماہ میں یعنی جنوری سے جون 2004ء کے عرصے میں 1103 افراد نے خود کُشی کی کامیاب اور ناکام کوشِشیں کیں، ان میں بچّوں کا تناسب 46.5 فیصد تھا! گویا آدھوں آدھ بچّے تھے۔ان بچّوں نے خود کُشی کیلئے جو طریقے اختیار کئے وہ یہ ہیں: 21 نے زَہریلی گولیاں کھائیں، 11 نے زَہر کھایا، 8 پھندے سے جھول گئے، 2 نے خود کو آگ لگادی، ایک نَہر

میں کود گیا، **9** نے خود کو گولی مار لی، **2** نے تیزاب پیا اور ایک نے شہ رگ کاٹ لی۔ یہ وہ اَعداد وشُمار ہیں جو انتِظامیہ (یا اخبار والوں) کی نظروں میں آگئے ورنہ بَہُت ساری وارِداتیں چھُپا دی جاتی ہیں۔

خود کُشی کے بعض اَسباب

عُمُوماً گھریلو جھگڑوں، تنگدستیوں، قرضداریوں، بیماریوں، مصیبتوں، کاروباری پریشانیوں اور اپنی پسند کی شادی میں رُکاوٹوں یا امتحان میں ناکامیوں وغیرہ کے سبب پیدا ہونے والے ذِہنی دباؤ (یعنی TENSION) کے باعِث بعض انتِہائی غُصیلے اور جذباتی بدنصیب اَفراد خودکُشی کر ڈالتے ہیں۔

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو
نفْس کے واسطے غصّہ جو کیا کرتے ہیں

خودکُشی کی پانچ دردناک وارِداتیں

بعض وارِداتیں بڑا رِقّت انگیز منظر پیش کرتی ہیں، چُنانچِہ خودکُشی

کی اس طرح کی پانچ خبریں آپکے گوش گزار کرتا ہوں: {۱} روزنامہ جانباز کراچی (جُمعرات 5 اگست 2004ء) ماں نے بیٹے کو دولھا بنایا، بارات رخصت کی ، باراتیوں نے بہت کہا ساتھ چلو مگر نہیں گئیں اور بعد میں گھر کے تمام تالوں پر چابیاں لگا کر زیور اور رقم وغیرہ کسی کے حوالے کر کے نَہَر میں چھلانگ لگادی اور دو دن بعد لاش ملی {۲} ''روزنامہ جُرأت'' (10 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ 6 ماہ قبل شادی ہوئی تھی ، نَو بیاہتا دُلہن روٹھ کر میکے چلی گئی تھی ، بیوی کا فِراق برداشت نہ کرنے کی بِنا پر دولھا نے خود کو گولی مارلی {۳} ''روزنامہ انتخاب'' (28 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک بیٹی ، دو بیٹوں ، اور ان بچوں کی امّی کو قتل کرنے کے بعد **خودکُشی** کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ ''روزنامہ نوائے وقت'' کراچی (5 اگست 2004ء) کی دو خبریں ہیں، {۴} ڈِگری (سندھ) میں شادی نہ کرانے پر نوجوان پھانسی چڑھ گیا {۵} باپ نے غصّے میں طمانچہ مارا تو 14 سالہ لڑکے نے خود کو باتھ روم میں بند کر کے آگ لگادی۔ چند ماہ قبل اِسی علاقے میں ایک اور لڑکے نے بُلند عمارت سے کُود کر **خودکُشی** کر لی تھی۔

خبروں سے نام نکال دینے کی حِکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کو مرنے کے بعد اچّھائی کے ساتھ یاد کرنے کا حدیثِ پاک میں حُکم ہے لٰھذا میں نے خبروں سے نام نکالدیئے ہیں کیوں کہ شَناخت کے ساتھ مسلمان کی **خود کُشی** کا بِلاضَرورتِ شَرعی تذکِرہ اُس کی آبروریزی ہے جو کہ گناہ ہے۔ایک اَن پڑھ آدَمی بھی اِس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ نام وشناخت کے ساتھ **خودکُشی** کی خبر مُشتَہَر کرنے سے مَیِّت کی آبروریزی کے ساتھ ساتھ اُس کے اَہلِ خاندان کی بھی سخت بدنامی اور دل آزاری ہوتی ہے۔**کاش!** ہمارے اخبارات والے مسلمان بھائی اِس گناہِ عظیم سے تائِب ہوکر آئندہ باز رَہنے کی ترکیب بنالیں۔کبھی آپ کےعَلاقے یاخاندان میں بھی **معاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کوئی **خودکُشی** کر بیٹھے تو بِلااجازتِ شَرعی کسی کو مت بتایا کریں، اگر کبھی یہ گناہ کر بیٹھے ہیں تو **توبہ** کے شَرعی تقاضے پورے کر لیجئے۔ہاں شَناخت بتائے بِغیر **خودکُشی** کرنے والے کا اِس طرح تذکِرہ کرنا جائز ہے کہ مخاطَب پہچان نہ سکے۔

مجرِم ہوں دل سے خوفِ قِیامت نکالدو
پردہ گناہ گار کے عَیبوں پہ ڈالدو

ہر دو مِنَٹ میں خود کُشی کی تین وارِداتیں!

گناہوں کی کثرت اور اَحوالِ آخِرت کے مُعامَلے میں جَہالت کے سبب افسوس ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں **خود کُشی** کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ایک اخباری رَپورٹ کے مطابِق اگست 2004ء میں پاکستان میں **خود کُشی** کی **68** وارِداتیں ہوئیں جن میں بابُ المدینہ **کراچی** کا پہلا نمبر رہا جبکہ دوسرا نمبر مدینۃُ الاولیاء **ملتان** والوں کا آیا۔اُسی اَخبار کے مطابِق دنیا میں ہر **40** سیکنڈ میں خود کُشی کی ایک وارِدات ہوتی ہے!

کیا خودکُشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟

خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضئی ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خود کُشی کا

عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

آگ میں عذاب

حدیثِ پاک میں ہے: ''جو شَخص جس چیز کے ساتھ **خود کُشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٢٨٩ حدیث ٦٦٥٢ دارالکتب العلمیة بیروت)

اُسی ہتھیار سے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بِن ضَحّاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: ''جس نے لوہے کے ہتھیار سے **خود کُشی** کی تو اسے جہنَّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے **عذاب** دیا جائیگا۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ١ ص ٤٥٩ حدیث ١٣٦٣ دارالکتب العلمیة بیروت)

گلا گھونٹنے کا عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی، سرکارِ دوعالَم، نورِ

مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم،رسُولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنَّم کی **آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا** اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ حدیث ۱۳۶۵ ج۱ ص ۴۶۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

زَخم و زَہر کے ذَرِیعے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''**جو پہاڑ** سے گر کر **خودکشی** کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گِرتا رہے گا اور جو شخص **زَہر** کھا کر **خودکُشی** کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ زَہر کھاتا رہے گا۔جس نے **لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی** کی تو دوزخ کی آگ میں وہ **ہتھیار** اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا''۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ حدیث ۵۷۷۸ ج ۴ ص ۴۳ دارالکتب العلمیة بیروت)

خودکُشی کو جائز سمجھنا کُفر ہے

اِس حدیثِ مبارَک میں **خودکُشی** کرنے والے کے بارے میں یہ بیان ہے کہ ''ہمیشہ عذاب پاتا رہے گا۔'' اِس کی شَرح کرتے ہوئے شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ سیِّدُنا **مُحیُ الدّین یَحیٰی** بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کچھ اقوال ذِکر فرمائے ہیں: {۱} جس شخص نے **خودکُشی** کا فِعل حلال سمجھ کر کیا حالانکہ اس کو **خودکُشی** کے حرام ہونے کا علم تھا تو وہ کافر ہوجائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عذاب پاتا رہے گا (کیونکہ قاعِدہ ہے کہ جس نے کسی **حرام** کو حلال یا حلال کو **حرام** مان لیا تو وہ **کافِر** ہوجائے گا، یہ اِس صورت میں ہے کہ وہ **حرام لِذاتِہٖ** ہو اور اس کی حرمت دلیلِ قَطعی سے ثابت ہو اور وہ ضَروریاتِ دین کی حد تک ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۱۴۷) **مَثَلاً شراب** (خمر) پینا حرامِ قَطعی ہے تو اب اس کو علم ہے کہ شَراب حرام ہے مگر پھر بھی اس کو حلال سمجھ کر پیئے گا تو **کافِر** ہوجائے گا اِسی طرح **زِنا** حرامِ قَطعی ہے اگر اس کو کوئی حلال سمجھ کر کریگا تو کافِر ہوجائے گا)

{۲} ہمیشہ عذاب میں رَہنے کے دوسرے معنیٰ یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ **طویل مدّت**

تک عذاب میں رہے گا (لہٰذا اگر کسی مسلمان کے بارے میں یہ وارِد ہو کہ وہ ہمیشہ عذاب میں رہے گا۔ تو یہاں یہ معنیٰ لئے جائیں گے کہ طویل مدّت تک عذاب میں رہے گا۔ جیسا کہ مُحَاوَرَۃً کہا جاتا ہے، ''ایک بار یہ چیز خرید لیجئے ہمیشہ کا آرام ہو جائے گا۔'' حالانکہ ہمیشہ کا آرام ممکن نہیں تو یہاں ہمیشہ کے آرام سے مُراد طویل مدّت کا آرام ہے) اسی طرح بطورِ دعا کہا جاتا ہے **خَلَّدَاللّٰہُ مُلْکَ السُّلْطَانِ** (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ بادشاہ کا ملک ہمیشہ سلامت رکھے) یہاں مُراد یہی ہے کہ تادیر قائم رکھے۔ اِسی طرح ہمارے یہاں بُزُرگوں کیلئے یہ دعائیہ الفاظ مُروَّج ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا سایہ ہم گنہگاروں پر قائم و دائم رکھے۔ ''دائم'' کے لفظی معنیٰ اگرچہ ''ہمیشہ'' ہے مگر یہاں مُراد ''تادیر'' یا ''طویل مدّت'' ہے۔ بعض عوام اِس جملہ میں ''تادیر قائم و دائم'' کے الفاظ بھی بولتے ہیں مگر یہ غلط العوام ہے یہاں ''دائم'' کے ہوتے ہوئے لفظ ''تادیر'' بولنا غلطی ہے **{۳} تیسرا** قول یہ ہے کہ **خود کُشی** کی سزا تو یہی ہے مگر **اللہ** تعالیٰ نے مؤمنین پر کرم فرمایا اور خبر دے دی کہ جو ایمان پر مرے گا وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اگر کوئی گنہگار مسلمان دوزخ میں گیا بھی تو کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد بِالآخر دوزخ سے نکال کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داخلِ جنّت کر دیا جائے گا) (شرح مسلم لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۱۲۵)

سیکنڈ کے کروڑویں حصّے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ چلو بِالآخر چھٹکارا تو مل ہی جائے گا کچھ عرصہ کا **عذاب** برداشت کرلیں گے۔ ایسا کہنا کفر ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دیا جانے والا **عذاب** اِس قدر شدید ہوتا ہے کہ اُس کو کچھ عرصہ تو کیا **خدا کی قسم! ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصّے کیلئے بھی کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔**

مؤمِن کا قید خانہ

یقیناً خودکُشی جُرمِ شدید اور اس پر عذابِ مَدید ہے اگر خدانخواستہ کسی کو **خودکُشی** کرنے کے وَسوَسے آئیں تو اس کو چاہئے کہ بیان کردہ وعیدات سے عبرت حاصل کرے اور شیطان کے وار کو ناکام بنائے۔ اگرچِہ کیسی ہی پریشانیاں

ہوں صبر و رِضا کا پیکر بن کر مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرے۔ یاد رکھیئے! حدیثِ پاک میں ہے:" اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ " **''دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافِر کیلئے جنّت ہے۔''**

(صَحِیح مُسلِم ص۱۵۸۲ حدیث ۲۹۵۶ دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہر ہے قید خانے میں تکلیفیں ہی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ حضرت مولٰینا جلالُ الدّین **رومی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہَشت دنیا جنّت آں کُفّاررا　　اَہلِ ظُلم و فِسق آں اَشراررا

بَہرِ مومن ہَست زِنداں ایں مقام　　نیست زِنداں جائے عَیش واِحتِشام

(یعنی کافِروں ،ظالموں، فاسِقوں اورشریروں کیلئے یہ دنیا جنّت ہے جبکہ ایمان والوں کیلئے یہ دنیا جیل خانہ ہے،جیل خانہ عیش وراحت کا مقام نہیں)

اللہ عَزَّوَجَلَّ آزماتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارَک وَ تعالیٰ مسلمانوں کوامتحانات میں مُبتَلا فرما کران کے سَیِّـئـــات (یعنی گناھوں) کومٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا

ہے۔ جو مَصائب وآلام پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔ چُنانچِہ پارہ دوسرا، سورۃُ الْبَقَرۃ آیت نمبر 155 تا 157 میں ارشادِ ربّانی ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَۙ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَؕ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان : اورضَرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے، اور خوشخبری سنا اُن صَبْر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں، ہم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی دُرُودیں ہیں اور رَحمت۔ اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔"

دُور دنیا کے ہو جائیں رنج وَ اَلم، مجھ کو مل جائے میٹھے مدینے کا غم
ہو کرم ہو کرم یا خدا ہو کرم ، واسِطہ اُس کا جو شاہِ اَبرار ہے

بے صبری سے مصیبت دور نہیں ہوتی

آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ **اللہ** تعالیٰ مصیبتیں دے کر آزماتا ہے تو جس نے ان میں بے صبری کا مظاہرہ کیا، واوَیلا مچایا، ناشکری کے کلِمات زَبان سے ادا کئے یا بیزار ہو کر مَعاذَاللہ عزَّوَجلَّ **خود کُشی** کی راہ لی، وہ اِس امتحان میں بُری طرح ناکام ہو کر پہلے سے کروڑہا کروڑ گُنا زائِد مصیبتوں کا سزاوار ہو گیا۔ بے صبری کرنے سے **مصیبت تو** جانے سے رہی اُلٹا صَبْر کے ذَرِیْعہ ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان **ثواب** ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بَہُت بڑی مصیبت ہے۔

مُصیبت سے بڑی مُصیبت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک علیہ رحمۃ اللہ المالِک کا فرمانِ عالی شان ہے، "**مُصیبت** (ابتِداءً) ایک ہوتی ہے (مگر) جب **مُصیبت** زدہ جَزع (فَزَع یعنی بے صَبری اور واوَیلا) کرتا ہے تو (ایک کے بجائے) دو مصیبتیں ہو جاتی ہیں {1}

ایک تو وُہی مصیبت باقی رَہتی ہے اور دوسری {۲} مصیبت (صَبْر کرنے پر ملنے والے) اَجْر کا ضائع ہوجانا ہے اور یہ (اجر ضائع ہونے والی دوسری مصیبت) پہلی (مصیبت) سے بڑھ کر ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۴۳، پشاور)

یعنی پہلی **مصیبت** کا نقصان صِرف دُنیوی ہی تھا مگر صَبْر کی صورت میں ہاتھ آنے والے عظیمُ الشّان اَجر کا بے صبری کے باعِث ضائع ہوجانا اُس سے بھی بڑی **مصیبت** ہے کہ اِس میں آخِرت کا بَہُت بڑا نقصان ہے۔

رونا مصیبت کا تُو مت رو، اٰلِ نبی کے دیوانے
کرب و بلا والے شہزادوں، پر بھی تُو نے دھیان کیا؟

تین سو دَرَجات کی بُلندی

حدیثِ مبارَک میں ہے، ''جس نے **مصیبت** پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچّھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا **اللہ** تبارَک وَ تعالٰی اس کے لئے تین سو دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے مابَین (یعنی درمیان) زمین و آسمان کا

فاصِلہ ہوگا۔'' (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ ص۳۱۷ حدیث ۵۱۳۷ ،دارالکتب العلمیة بیروت)

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑنا

ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی تو مُصیبت پر ملنے والے ثواب کے تصوُّر میں ایسے گُم ہوجاتے تھے کہ اُنہیں **مُصیبت** کی پرواہ ہی نہ رَہتی جیسا کہ منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا **فتح مَوصِلی** علیہ رحمۃ اللہ الولی کی اَہلیہ مُحترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایک مرتبہ زور سے گِریں جس سے ناخُن مُبارک ٹُوٹ گیا، لیکن دَرد سے کَراہنے اور ''ہائے'' اُوہ'' وغیرہ کرنے کے بجائے وہ ہنسنے لگیں!! کسی نے پوچھا: کیا زَخم میں دَرد نہیں ہورہا؟ فرمایا: ''صَبْر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔''

(کیمیائے سعادت ج۲ ص۷۸۲ انتشارات گنجینہ تہران)

حُجَّۃ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''اگر تُو واقِعی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو عظمت والا سمجھتا ہے تو اِس کی نِشانی یہ ہے کہ **بیماری** میں حَرفِ شِکایت زَبان پر نہ لائے اور **مُصیبت** آپڑے تو اُسے دوسروں پر ظاہِر نہ

ہونے دے۔ (کیونکہ بِلاضَرورت اِس کا اظہار بے صَبری کی عَلامَت ہے جیسا کہ آجکل معمولی نَزلہ اورزُکام یادَردِسر بھی ہو جائے تو لوگ خوامخواہ ہر ایک کو کہتے پھرتے ہیں) **(ایضاً)**

سر پہ ٹوٹے گو کوہِ بلا صَبْر کر، اے مسلماں نہ تُو ڈگمگا صبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر، کہ یِہی سنّتِ شاہِ اَبرار ہے

مصیبت چھپانے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم**، شاہِ بنی آدم، **نبیِّ مُحتَشَم**، **شافِعِ اُمَم**، صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہِر نہ کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔''

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۴۵۰ حدیث ۱۷۸۷۲)

چُپ کرسیں تاں موتی مِلسن ، صَبْر کرے تا ہیرے
پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

کاش! میں مُصیبت زدہ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ کیسی ہی مصیبت آجائے

اس کی اذیّت اوراس کے بڑے ہونے پر نظر رکھنے کے بجائے اس پر ملنے والے ثوابِ آخِرت پرغور کریں۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسطرح صَبْر کرنا آسان ہو جائے گا اور اگر ہم صَبْر کرنے میں کامیاب ہوگئے تو بروزِ قِیامت اس کے ایسے عظیمُ الشّان ثواب کے حق دار ہو جائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔ چُنانچِہ **اللّٰہ** کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عطا کیا جائیگا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ **کاش! دُنیامیں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں۔**

(سُنَنُ التِّرمِذی ج ٤ ص ١٨٠ حدیث ٢٤١٠ دارا لفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''کاش! دُنیامیں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی تمنّا و آرزو کریں گے کہ ہم پر دینا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، جن میں آپریشن کے ذَرِیعے ہماری کھالیں کاٹی جاتیں تا کہ ہم کو بھی وہ

ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔(مراۃ،ج۲ص۴۲۴)

مال و دولت کی مجھ کو تو کثرت نہ دے تاج و تختِ شہی اور حکومت نہ دے
مجھ کو دنیا میں بے شک تُو شہرت نہ دے تجھ سے عطّار تیرا طلبگار ہے

روشن قبریں

منقول ہے کہ کسی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُ نا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو ان کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو اِستِفسار کیا: کونسی قَبر یں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا: ''دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔''

(تَنبِيهُ المُغتَرّين ص١٦٦ دار المعرفة بيروت)

کیا کروں لے کے خوشیوں کے سامان کو
بس ترے غم میں روتا رہوں زار زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گُھپ اندھیری قَبر جسے دنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کرسکتا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے پریشان حالوں کیلئے نور نور ہو کر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا | جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
یارسولَ اللہ آ کر قبر روشن کیجئے | ذات بے شک آپ کی تو مَنبعِ انوار ہے

جنّت تکلیفوں میں ڈھانپی ہوئی ہے

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبت زدوں کی قبریں روشن ہوں گی اور جنّت میں مَسکَن بھی ملیگا۔ **جنّت کے طلبگارو!** اِس حدیثِ پاک کو سینے میں اُتار لیجئے جس میں سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے: **جہنَّم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنّت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔** (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٢٤٣ حدیث ٦٤٨٧ دارالکتب العلمیة بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''جہنَّم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی'' کے تحت فرماتے ہیں: دوزخ خود خطرناک ہے مگر اس کے راستہ میں بَہُت سے بناوٹی پھول و باغات ہیں، دنیا کے گناہ، بدکاریاں جو بظاہر بڑی خوشنما ہیں، یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔ اور ''

جنّت تکالیف سے ڈھانپی ہوئی‘‘ کے تحت فرماتے ہیں: جنّت بڑا باردار باغ ہے مگر اس کا راستہ خاردار ہے، جسے طے کرنا نفس پر گراں ہے۔ نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، شہادت جنّت کا راستہ ہی تو ہیں، طاعات (یعنی عبادات) پر ہمیشگی، شَہوات سے علٰیحدگی واقِعی (نفس کیلئے) مَشَقَّت کی چیزیں ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں ’’شَہوات‘‘ سے مُراد حرام خواہشیں ہیں، جیسے شراب، زِنا، سُرُود (یعنی گانے باجے) حرام کھیل تماشے، اس میں جائز شہوات داخِل نہیں، اور ’’مکارِہ‘‘ (یعنی تکالیف) سے مراد عبادات کی طاعات کی مشقّتیں ہیں، لہٰذا اس میں خود کُشی و مال برباد کرنا داخِل نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۷ ص ۵، ضیاء القراٰن)

گناھوں کے سبب بھی مصیبت آتی ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **مُصیبت** آنے پر دل کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلّ سے ڈرانے، صَبْر پر اِستِقامت پانے اور غَلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے **توبہ واستِغفار** کرتے ہوئے یہ ذِہن بنائیے کہ ہم پر جو **مُصیبت** نازِل ہوئی ہے

اُس کا سبب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّورٰی کی 30 ویں آیت کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بَہُت کچھ تو مُعاف فرمادیتا ہے۔

تکلیف میں گناہوں کا کفّارہ بھی ہے

اِس آیتِ مقدّسہ کے تحت حضرتِ صدرُالاَ فاضِل حضرت علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی خزائِنُ العِرفان میں فرماتے ہیں: ''یہ خِطاب (اُن) مُؤمِنین مُکَلَّفِین (یعنی عاقِل بالغ مسلمانوں) سے ہے جن سے گناہ سَرزد ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمِنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفّارہ کر دیتا ہے۔ اور کبھی مومِن کی تکلیف اُس کے رَفعِ

دَرَجات (یعنی بلندیٔ دَرَجات) کیلئے ہوتی ہے۔''

صبر کر جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے

میں نے تو کسی کو نقصان نہیں پہنچایا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مصیبت آئے ہمیں گھبرا کر ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلا لُہٗ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں رُجوع کر کے خوب توبہ واِستِغفار کرنا چاہئے۔ مَعاذاللہ عَزَّوَجَلَّ زَبان تو زَبان دل میں بھی ایسی بات نہیں لانی چاہئے کہ میں نے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، میں تو سب کے ساتھ اچّھائی کرتا ہوں آخِر ''کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے!'' ایسی نادانی بھری باتیں سوچنے کے بجائے عاجزی بھرا **مَدَنی ذِہن** بنائیے، اپنے آپ کو سراپا خطا تصوُّر کرتے ہوئے ہر حال میں خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا شکرادا کیجئے کہ میں تو سخت ترین مجرِم ہونے کے سبب شدید عذاب کا حقدار ہوں، مجھ پر آئی ہوئی **مصیبت** اگر میرے گناھوں کی

سزا ہے تو میں بہُت ہی سستا چُھوٹ رہا ہوں، ورنہ دنیا کے بجائے آخِرت میں جہنَّم کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

آگ کے بدلے خاک

ایک بار ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر کسی نے طَشت بھر کر خاک ڈال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کپڑوں سے اُس خاک کو جھاڑ دیا اور **اللہ** تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **شُکر** کس بات کا ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا: جو **آگ** میں ڈالے جانے کا مُستحق ہو (یعنی جس کے سر پر آگ ڈالنی چاہئے) اگر اُس کے سر پر فَقَط **خاک** ڈالدینے پر اِکتِفا کی جائے تو کیا یہ شکر کا مقام نہیں؟ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۰۵ انتشارات گنجیه تهران)

جب بھی مصیبت آئے نَظَر آخِرت پہ ہو

سرکار! مَدَنی ذِہن دو مَدَنی خیال دو

صَبر کرنے کا طریقہ

غم غَلَط کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اَنبیاءِ کِرام علیھم الصلوٰۃ و السَّلام اور خُصوصاً سیِّدُ الانبیا مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر آنیوالے مصائب وآلام یاد کیئے جائیں۔ چُنانچہ مَیدانِ طائف میں زخمی ہونے والے مظلوم آقا اور میٹھے میٹھے معصوم مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: ''جسے کوئی مصیبت پہنچے اُسے چاہئے کہ اپنی **مصیبت** کے مقابلے میں میری **مصیبت** یاد کرے کہ بے شک وہ (میری مصیبت) اعظمُ المصائب (یعنی سب مصیبتوں سے بڑھ کر) ہے۔

(الجامع الکبیر، لِلسُّیُوطِی ج۷ص۱۲۵ حدیث ۲۱۳۴۶ دارالفکر بیروت)

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے سرکار نظر آئے

تکلیف زِیادہ تو ثواب بھی زِیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبت پھر مصیبت ہے چاہے کتنی ہی

چھوٹی ہو وہ بڑی ہی محسوس ہوتی ہے۔ مَثَلاً نزلہ بہُت چھوٹی بیماری ہے مگر جس کو ہو جائے وہ یہی سمجھتا ہے کہ مجھ پر **مُصیبت کا پہاڑ** ٹوٹ پڑا ہے۔ اور جس کو **کینسر** ہو جائے وہ تو بے چارہ بِالکل ہی دل چھوڑ دیتا ہے حالانکہ ہر ایک کو ہمّت رکھنی چاہئے۔ نزلہ والا ہو یا کینسر والا سب کو ایک دن مرنا، اندھیری قَبْر میں اُترنا اور قیامت کے مَراحِل سے گزرنا ہے۔ دنیا میں تکلیف جتنی شدید اُتنا ثواب بھی مزید ہوگا۔ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **"بڑا ثواب بڑی بلاؤں** (یعنی بڑی مصیبتوں) **کے ساتھ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو اسے** (آزمائش میں) **مبتَلا فرمادیتا ہے، پھر جو** (آزمائش پر) **راضی رہا اس کے لئے رِضا ہے اور جو ناراض ہوا اُس کے لئے ناراضی۔"**

(سُنَنِ ابنِ ماجه ج ٤ ص ٣٧٤ حديث ٤٠٣١ دار المعرفة بيروت)

بہرِ مُرشِد غمِ اُلفت کا خزینہ دیدو
چاک دل چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو

اپنے سے بڑے مصیبت زدہ کو دیکھو

صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے اس طرح اپنی **مصیبت** ہلکی محسوس ہوگی اور صَبْر کرنا آسان ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا **شَعْبی** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے: ''اگر اپنے اوپر آئی ہوئی آفت کا لوگ اُس سے بڑی آفت کے ساتھ مُوازنہ کرتے تو ضَرور بعض آفتوں کو عافیّت جانتے۔ (تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص ۱۷۷ دار المعرفة بیروت)

نیکوں کی رِیس کرو

امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، **سلطانُ الْمُتَوَکِّلِین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عنبرین ہے: ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی **اللہ تعالٰی** اُسے اپنے نزدیک **شاکِر وصابِر** لکھ دے گا۔ ان میں سے **ایک** یہ ہے کہ وہ دین کے مُعامَلے (یعنی علم وعمل) میں اپنے سے **بَرتَر** کی طرف نظر کرے پس اُس کی پَیروی کرے اور **دوسری** یہ کہ دنیا کے مُعامَلے میں اپنے سے **کمتر** کی طرف دیکھے پس

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ تو **اللہ** اسے شاکر و صابر لکھے گا۔ اور جو اپنے دین میں اپنے سے **کمتر** کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے **بَرتَر** کو دیکھے تو فوت شدہ دنیا پر غم کرے **اللہ** اسے نہ **شاکر** لکھے نہ **صابر**۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ٢٢٩ حدیث ٢٥٢٠ دارالفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان **مراٰۃُ المناجیح** جلد 7 صَفْحَہ 76 پر "جو اپنے دین میں اپنے سے بَرتَر یعنی اوپر والے کو دیکھے تو اُس کی پیروی کرے" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر تم اچّھے کام کرتے ہو تو ان پر فخر نہ کرو بلکہ ان حضرات کو دیکھو جو تم سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات یافتہ۔ لہٰذا ہر مسلمان **حضراتِ صَحابہ و اہلِ بیت** (علیہم الرضوان) کے اعمال میں غور کرے کہ اُنہوں نے کیسی نیکیاں کیں تاکہ اِس میں **غُرور** نہ پیدا ہو اور زیادہ نیکیوں کی کوشِش کرے اس سبب کی وجہ سے **رب تعالیٰ** اُسے **صابِر** لکھے گا کہ جب یہ شخص ان بُزُرگوں کے سے کام نہ کر سکے گا تو افسوس کرے گا یہ اس کا صبر ہو گا۔ ہم **حضراتِ صحابہ** (علیہم الرضوان) کو دیکھ کر افسوس کریں کہ اس وقت ہم نہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ہوئے ہم بھی حُضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے جمال سے آنکھیں ٹھنڈی کرتے ان کے قدموں پر جان فِدا کرتے یہ ہے صبر۔ شعر

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں کی لیتے اُترن مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مراٰۃ المناجیح جلد 7 صَفْحہ 76 اور 77 پر ''اور اپنی دنیا میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے تو اللہ کا شکر کرے اس پر کہ اللہ نے اسے اس شخص پر بُزُرگی دی۔'' کے تحت فرماتے ہیں: اس چیز کو سوچنے سے اس پر **بڑی مصیبت آسان** ہو جاوے گی اور وہ رب تعالیٰ کا **شکر** ہی کرے گا ہم نے آزمایا ہے کہ کسی کا جوان بیٹا فوت ہو جائے اسے **صبر** نہ آوے وہ حضرتِ علی اکبر (رضی اللہ تعالیٰ علیہ) کی شہادت میں **غور** کرے۔ اِن شاءَ اللّٰہ فوراً **صَبْر** نصیب ہو گا بلکہ اپنے آرام پر **شکر** کرے گا۔ **مفتی صاحب** حدیثِ پاک کے بقیہ حصّے کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ ایسے شخص کی زندگی حسد، جلن، بے صبری اور دل کی کوفت (یعنی قلبی رنج) میں گزرے گی امیروں کو دیکھ کر جلتا بُھنتا رہے گا کہ

ہائے میرے پاس مال کم ہے اور اپنی عبادت پر فَخر کرے گا کہ فلاں بے نمازی ہے اور میں نمازی ہوں میں اس سے کہیں اچّھا ہوں یہ ہے اس کا تکبُّر ۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ (پ۲۷ الحدید ۲۳)

(ترجَمۂ کنزالایمان : اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا)۔ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے: جو شخص دنیا کی کمی پر رنج کرے وہ ایک ہزار سال کی راہ دوزخ سے قریب ہو جاوے گا اور جو شخص دینی کوتاہی پر رنج کریگا وہ جنّت سے ایک ہزار سال کی راہ قریب ہو جاوے گا (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ ص ۵۱۳ حدیث ۸٤۳۲) (مرقات یہ ہی مقام) خیال رہے کہ دنیا میں ترقی کرنے کی کوشِش کرنا منع نہیں بلکہ مالداروں کی مالداری پر رشک کرنا ممنوع ہے۔

کون کِس کی طرف دیکھے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو نیکیوں میں کمزور ہیں وہ نیکیوں میں آگے بڑھے ہوؤں پر رَشک کر کے اُن کی طرح نیکیاں بڑھانے کی جُستجو کریں

اور مریض وغیرہ اپنے سے **بڑے مریض** کی طرف نظر رکھتے ہوئے شکر ادا کریں کہ مجھے فُلاں کے مقابلہ میں **تکلیف کم** ہے۔ مَثَلاً جوڑوں کے دَرد والا پیٹ کے درد والے کو دیکھے کہ یہ مجھ سے زِیادہ اَذِیَّت میں ہے، **T.B.** والا کینسر والے کی طرف دیکھے کہ وہ بے چارہ زِیادہ تکلیف میں ہے۔ جس کا ایک ہاتھ کٹ گیا وہ اُس کی طرف دیکھے جس کے دونوں ہاتھ کٹ چکے ہیں، جس کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی ہو وہ نابینا کی طرف نظر کرے۔ کم تنخواہ والا بے رُوزگار کی طرف، فلیٹ میں رَہنے والا کوٹھی اور بنگلہ والے کو دیکھنے کے بجائے جُھگّی نشین بلکہ فٹ پاتھ پر پڑے رَہنے والے خانماں برباد کو دیکھے۔ شاید کوئی سوچے کہ **نابینا** اور **کینسر والا** کس کی طرف دیکھیں؟ وہ بھی اپنے سے زِیادہ تکلیف والوں کی طرف دیکھیں مَثَلاً **نابینا** اُس پر غور کرے جو نابینا ہونے کے ساتھ ہاتھ پاؤں سے بھی معذور ہو، اِسی طرح **کینسر والا** غور کرے کہ فُلاں کو کینسر کے ساتھ ساتھ دل کا مرض یا فالج بھی ہے۔ بَہَر حال دنیا میں ہر آفت سے بڑی آفت مل جائیگی۔ **ایک**

مسلمان کیلئے بہُت بڑی آفت گُناہوں کی نُحوست ہے اور خدا کی قسم ! سب سے بڑی مصیبت کُفر ہے۔ ہر وہ مسلمان جو کتنا ہی بڑا مریض وغمزدہ ہو اسے چاہئے کہ شکرادا کرے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِسے ایمان کی نعمت سے نوازا اور **کُفر کی مصیبت** سے محفوظ رکھا ہے۔

اصل برباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
کیوں تو یہ بات فراموش کیا جاتا ہے

صَبر آسان بنانے کا طریقہ

مصیبت پر صَبر کو آسان بنانے کا ایک عمل یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایا جائے کہ یہ مصیبت قلیلُ الْمدّت ، عارِضی اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر صَبر کی صورت میں ملنے والا اجر وثواب کبھی خَتم نہ ہوگا۔ لہٰذا صَبر ہی میں بھلائی ہے۔ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''**مصیبت** جب نازِل ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر آہِستہ آہِستہ چھوٹی ہوتی جاتی ہے'' اس کا واقِعی بہُت سوں کو تجرِبہ ہوگا مَثَلاً جب کوئی ٹینشن آتی ہے تو انسان دم بخود رہ جاتا اور نیند اُڑ

جاتی ہے! پھر آہِستہ آہِستہ عادی ہو جاتا ہے۔ اِس کو اِس مثال سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے مَثَلاً کوئی مزے سے .T.V پر بیہودہ ڈرامہ دیکھ رہا ہو کہ یکا یک اُس کی آنکھوں کے دونوں چَراغ گُل ہو جائیں، یقیناً وہ رورو کر آسمان سر پر اُٹھالیگا جبکہ جو پہلے سے نابینا ہوتا ہے وہ ہنسی مذاق سب کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اِس کیلئے نابینا ہونا پُرانی بات ہو چکی ہے! اِس سے زِیادہ واضِح مثال جس سے سب کو واسِطہ پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں میِّت (مَیْ۔یِتْ) ہو جائے تو رونا دھونا مچ جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے سب غم غَلَط ہو جاتے اور خوشیوں، دھماچوکڑیوں نیز شادیوں کا سلسلہ ازسرِ نو شروع ہو جاتا ہے۔

عمر بھر کون کسے یاد کرتا ہے!
وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں

اگر یُوں کرتا تو یُوں ہوتا!

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''طاقت ور

مومن کمزور مومن سے بہتر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو زِیادہ محبوب ہے اور دونوں میں بھلائی ہے، جو کام تمہیں نفع دے اس کی حِرص کرو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد چاہو اور تھک کر نہ بیٹھو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ مت کہو کہ ''اگر میں اِس طرح کرتا تو یہ ہو جاتا'' بلکہ یوں کہو **قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ** یعنی اللہ تعالٰی نے یہ ہی مقدر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کیا'' کیونکہ **لَو** (یعنی اگر مگر) کا لفظ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۴۳۲ حدیث ۲۶۶۴ دار ابنِ حزم بیروت)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حدیثِ پاک کے الفاظ ''اگر تمہیں نقصان پہنچ جائے تو یہ مت کہو کہ اگر میں اس طرح کرتا تو یوں ہو جاتا'' کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ یہ کہنے میں دل کو رنج بھی بَہُت ہوتا ہے رب تعالٰی بھی ناراض ہوتا ہے۔ اگر (مَثَلاً کہنا) میں اپنا مال فُلاں وَقت فروخت کر دیتا تو بڑا نفع ہوتا مگر میں نے غلطی کی کہ اب فروخت کیا، ہائے! بڑی غلطی کی (اس طرح کی باتیں کرنا) یہ بُرا ہے۔ لیکن دینی مُعامَلات میں ایسی گفتگو اچّھی۔ یہاں دُنیوی نقصانات مُراد ہیں۔ اور یہ الفاظ ''اگر مگر کا لفظ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے''

کے تحت فرماتے ہیں: اس اگر مگر سے انسان کا بھروسہ رب تعالیٰ پر نہیں رہتا اپنے پر یا اسباب پر ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں دنیا کے اگر مگر کا ذکر ہے دینی کاموں میں اگر مگر افسوس و نَدامت اچّھی چیز ہے اگر میں اتنی زندگی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی اطاعت میں گزارتا تو مُتَّقِی ہو جاتا مگر میں نے گناہوں میں گزاری ہائے افسوس! یہ (یعنی اس طرح کا) اگر مگر عبادت ہے (نیز کہنا) اگر میں حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانۂ پاک میں ہوتا تو حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر دل و جان قربان کر دیتا مگر میں اتنے عرصہ بعد پیدا ہوا ہائے افسوس! یہ (دیوانگی بھری بات بھی) عبادت ہے اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا۔

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

(مراٰۃ ج ۷ ص ۱۱۳)

ایسا کیوں ہوا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے، میں اپنی

زَبان پر اَنگارہ رکھنے کو اِس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ میں کسی (دُنیوی) چیز کے بارے میں یہ کہوں کہ ''ایسا کیوں ہوا؟''

اے مقدّر کی رُوٹھی ہواؤ سنو! حالِ دل پر نہ یوں مسکراؤ سنو
آندھیو! گردِشو تم بھی آؤ سنو! مصطَفٰے میرے حامی و غمخوار ہیں

انتِہائی نازُک مُعامَلہ

تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقِع پر صدمے یا اِشتِعال (غصّے) کے سبب بعض لوگ نَعُوذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کلماتِ کفر** بک دیتے ہیں۔ **یاد رکھئے! اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **پر اعتِراض کرنا اُس کو ظالِم یا ضَرورتمند یا محتاج یا عاجِز سمجھنا یا کہنا یہ سب کُفرِیّات ہیں** اور یہ بھی یاد رہے، کہ بِلا اِکراہِ شَرعی ہوش وحواس کے عالَم میں **صَریح کُفر** بکنے والا اور ہاں میں ہاں ملانے والا بلکہ تائید میں سر ہِلانے والا بھی **کافِر** ہوجاتا ہے۔شادی شُدہ تھا تو اُس کا **نِکاح** ٹوٹ جاتا، کسی کا مُرید تھا تو **بَیعَت** خَتم ہوجاتی اور زِندَگی بھر کے **نیک اَعمال** برباد ہوجاتے ہیں،

اگر حج کرلیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعدِ تجدیدِ ایمان یعنی نئے سِرے سے مسلمان ہونے کے بعد صاحِبِ استِطاعت ہونے پر نئے سِرے سے حج فرض ہوگا۔ لگے ہاتھوں پریشانیوں کے مواقِع پر عُموماً بکے جانے والے کفرِیّات کی مِثالیں بھی سنتے چلئے۔

''کفر بہت ہی بڑی آفت ہے'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کلماتِ کفر کی 16 مثالیں

﴿۱﴾ جو کہے: ''ہمیشہ سب کچھ **اللہ** پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا'' یہ کُفر ہے۔ ﴿۲﴾ جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا: اے **اللہ** تُو نے مال لے لیا، فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ یا اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول کفر ہے (ماخوذ ازبہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) ﴿۳﴾ جو کہے: ''اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری کے باوُجود مجھے عذاب دیا تو اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔'' یہ کہنا کفر ہے (البحر الرّائق ج ۵ ص ۲۰۹ کوئٹہ) ﴿۴﴾ جو کہے: ''**اللہ** نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔'' یہ کُفر ہے ﴿۵﴾ جو کہے: ''اے **اللہ**! عَزَّوَجَلَّ مجھے رزق دے

اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر۔'' ایسا کہنا **کفر** ہے (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰ کوئٹہ) ﴿۶﴾ تنگدستی کی وجہ سے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطر یا بلاعُذرِ شرعی سیاسی پناہ لینے کیلئے ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر اگر خود کو جھوٹ موٹ کرسچین، یہودی، قادیانی، یا کسی بھی کافِر و مُرتَد گروہ کافَر دلکھنا یا لکھوانا **کفر** ہے ﴿۷﴾ کسی سے مالی مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہنا یا لکھنا کہ ''اگر آپ نے کام نہ کیا تو میں قادیانی یا کرسچین بن جاؤں گا۔'' ایسا کہنے یا لکھنے والا فوراً **کافِر** ہوگیا۔ یہاں تک کہ کوئی کہے کہ میں **100** سال کے بعد **کافِر** ہوجاؤں گا وہ ابھی سے کافِر ہوگیا ﴿۸﴾ جو کہے: جب **اللہ** تعالیٰ نے مجھے دنیا میں کچھ نہیں دیا تو آخِر پیدا ہی کیوں کیا! یہ قول **کفر** ہے (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲ کوئٹہ) ﴿۹﴾ کسی مسکین نے اپنی **مُحتاجی** کو دیکھ کر یہ کہا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ فُلاں بھی تیرا بندہ ہے، اسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قَدَر رنج و تکلیف دیتا ہے! آخِر یہ کیا انصاف ہے؟'' ایسا

کہنا **کفر** ہے(بھارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف) ﴿۱۰﴾ ''کافِروں اور مالداروں کو راحتیں اور ناداروں پر آفتیں! بس جی **اللہ** تعالٰی کے گھر کا تو سارا نِظام ہی اُلٹا ہے۔'' ایسا کہنا **کفر** ہے ﴿۱۱﴾ کسی کی موت ہوگئی اس پر دوسرے شخص نے کہا، ''**اللہ** تعالٰی کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' یہ بھی **کفرِیّہ کلمہ** ہے ﴿۱۲﴾ کسی کا بیٹا فوت ہو گیا، اُس نے کہا: **اللہ** تعالٰی کو اِس کی ضَرورت پڑی ہوگی یہ قول کُفر ہے کیونکہ کہنے والے نے **اللہ** تعالٰی کو مُحتاج قرار دیا(الفتاوی البزازیۃ علی ھامش الفتاوی الھندیۃ ج ۶ ص ۳۴۹ کوئٹہ) ﴿۱۳﴾ کسی کی موت پر عام طور پر لوگ بک دیتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہ جانے اِس کی کیا ضَرورت پڑ گئی جو جلدی بلالیا یا کہتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو بھی نیک لوگوں کی ضَرورت پڑتی ہے اِس لئے جلد اُٹھا لیتا ہے۔(یہ سن کر بات سمجھنے کے باوُجود بھی عُموماً لوگ ہاں میں ہاں ملاتے یا تائید میں سر ہلاتے ہیں کہنے والے کے ساتھ ساتھ ان سب پر بھی **حُکمِ کفر** ہے)﴿۱۴﴾ کسی کی موت پر کہا: **یا اللہ!** عَزَّوَجَلّ اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی تجھے تَرس نہ

آیا! ایسا کہنا کفر ہے ﴿۱۵﴾ جوان موت پر کہا، ''**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اِس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا! اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بڈّھے یا بُڑھیا کو لے لیتا۔'' یہ کہنا کفر ہے ﴿۱۶﴾ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ آخِر اس کی ایسی کیا ضَرورت پڑ گئی کہ ابھی سے واپَس بُلا لیا۔ ایسا کہنا **کفر** ہے۔''

مزید تفصیلات کیلئے **مکتبۃُ المدینہ** سے صرف ایک روپیہ ھدِیّہ پر رسالہ، ''**28 کلماتِ کفر مع تَجدیدِ ایمان ونِکاح کا طریقہ**'' حاصل فرما کر ضَرور مُطالَعہ فرمائیے۔ بلکہ زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم فرما دیجئے۔ قابلِ اعتماد اَخبار فروش کو دے دیجئے وہ اخبار کے ساتھ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر پہنچا دیگا۔ اُس کو سمجھا دیجئے گا کہ اَخبار پھینکنے کے بجائے ہاتھوں میں دے یا رکھ دیا کرے کہ عُموماً ہر اَخبار میں **اللہ** اور اُس کے پیارے **رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مُبارک نام اور مذہبی مضامین شامِل ہوتے ہیں۔ **شادی کارڈ** وغیرہ میں بھی ایک ایک رسالہ ڈالا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے **کفریّات** بکے ہوں گے اور آپ کا دیا ہوا رِسالہ

پڑھ کر اس نے **توبہ** کرلی تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ مجھے ہِند کے ایک اسلامی بھائی نے فون پر بتایا کہ **خواجہ غریب نواز** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عُرس شریف (۱۴۲۶ھ) میں **اَجمیر شریف** کی طرف جاتے اور آتے ٹرین میں ہندی میں ترجَمہ کیا ہوا رسالہ ''**28 کلماتِ کفر**'' خوب تقسیم کیا۔**اس کو پڑھ کر سینکڑوں افراد نے توبہ کرنے کی سعادت حاصِل کی۔**

گنبدِ خَضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں مِرا
خاتمہ بِالخیر ہو بہرِ نبی پروردگار

غم سہنے کا ذِہن بنا لیجئے

مُصیبت پر صَبْر کیلئے خود کو تیّار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صَبْر کا عَزم کرلیا جائے۔ مَثَلاً یہ تصوُّر کرلیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہوگئی تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں صَبْر کروں گا، اگر **نوکری** چلی گئی یا **انٹرویو** میں **فیل** ہوگیا یا میرے اندر کوئی

مستقِل جِسمانی عیب پیدا ہوگیا مثلاً لنگڑا، کانا یا **اچانک اندھا** ہوگیا یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری کردی تو صَبْــــر کر کے اَجْر حاصل کروں گا۔ اگر واقِعی **مصیبت** آ بھی جائے تو پھر اپنے عزمِ صَبْــــر پر قائم رہا جائے۔ ہمارے **بُزُرگانِ دین** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین فرمایا کرتے: ''جس کو صَبْر نہ آئے وہ تَکَلُّفاً صَبْر اختیار کرے، نیز پیارے پیارے آقا، **مدینے والے مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **''جو تَکَلُّفاً صَبْر کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو صَبْر عطا فرمادے گا اور کسی کو صبر سے بڑھ کر خیر اور وسعت والی چیز عطا نہیں کی گئی۔''** (صَحِیحُ البُخارِیّ ج۱ ص۴۹۶ حدیث ۱۴۶۹ دار الکتب العلمیة بیروت) چُنانچِہ صَبْر کے حُصُول کیلئے اُس کے فضائل اور بے صَبری کے دُنْیَوِی واُخْرَوی (اُخْ۔رَ۔وِیْ) نقصانات کے بارے میں غور کیا جائے، اپنے آپ کو عِبادات میں مشغول رکھا جائے، اِس طرح کرنے سے بھی **مصیبت** کی طرف سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ توجُّہ ہٹ جائے گی اور صَبْر کرنا آسان ہوگا۔

بے جا سوچتے رہنے کے عظیم نقصانات

بعض حُکَماء کا قول ہے، ''تین چیزوں میں غور نہ کر {۱} اپنی مفلِسی و تنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حرص میں زیادَتی ہوگی {۲} تیرے اوپر ظلم کرنے والے کے ظلم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غصّہ باقی رہے گا {۳} دنیا میں زِیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جَمع کرنے میں اپنی عُمر ضائع کر دے گا اور عمل کے مُعامَلے میں ٹالَم ٹَول (ٹالَم۔ٹَول) سے کام لے گا''۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دُنیوی تفکُّرات (تَ۔فَکْ۔کُرات) میں جان کھپانے کے بجائے آخِرت کے مُعاملات میں اس طرح مُنہمِک ہوجائیں جیسا کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کا مَدَنی انداز تھا۔

کیا حال ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار سے کسی نے پوچھا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو ایک گھر (یعنی دنیا) سے دوسرے گھر

(یعنی آخِرت) کی طرف جانے کی فکر میں لگا ہوا ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ جنّت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانہ ہے۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کو صِرف **آخِرت کی دُھن** ہوتی تھی، کیسی ہی فاقہ مستی اور تنگدستی ہوتی وہ ذرّہ برابر اس کی پرواہ نہ کرتے کیونکہ ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا ذِہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ دُنیا کی تکالیف میں تو جُوں تُوں کر کے گزارہ ہو ہی جائے گا لیکن **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قبر و آخِرت میں اگر تکالیف کا سامنا ہوا تو بُری طرح پھنس جائیں گے۔ اِس سے ہمارے وہ اسلامی بھائی بھی عبرت حاصِل کریں جو دُنیا میں **تنگدستی** کیلئے تو فکر مند ہوتے ہیں **مگر آخِرت** کی مشکِلات سے نَجات کی طرف کوئی توجُّہ نہیں ہوتی! حالانکہ (دُنیَوی) تنگدستی جس سے یہ پریشان ہیں صبر کریں تو آخِرت میں اِس کیلئے چھٹکارے کا سامان ہے۔

مَصائب و آلام پر **صَبر** کا ذِہن بنانے کیلئے **عاشِقانِ رسول** کیساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی خوب سعادت حاصل کیجئے۔

ترغیب کیلئے **مَدَنی قافلوں کی ایک بہار** ملاحظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ ایک واقعہ اپنے انداز میں عرض کرنے کی کوشِش کرتا ہوں:۔

جوشیلا مُبلّغ

عاشِقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافِلہ** جہلَم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں **12** دن کیلئے سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر پہنچا۔ جس مسجِد میں قِیام تھا، اُس کے سامنے والے گھر میں رَہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشِقِ رسول نے **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صِرف **2** دن ساتھ رَہنے کیلئے تیّار ہوئے اور مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف ہوگئے۔ صِرف دو دن مَدَنی قافِلے میں گزارنے کی بَرَکت سے اپنے گھر میں سب کو نَمازوں کی تلقین کی۔ چُونکہ وہ گھر کے بااثر فرد تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً سبھی نے **نَماز** پڑھنا شروع کردی۔ برابر میں ماموں کے گھر جا کر بھی **نیکی کی دعوت** پیش کی۔ گھر والوں کو **T.V.** کی تباہ کاریاں بتا کر **اللّٰہ** توّاب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے

ڈرایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باہَمی رِضامندی سے گھر سے **T.V.** نکال دیا گیا۔ دوسرے دن صُبح کپڑوں پر اِستری کرتے ہوئے اچانک انہیں کرنٹ لگا اور بقول گھر والوں کے زَبان پر **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاری ہوا اور فوراً دم نکل گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم خوش نصیب تھا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو گیا۔ نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

جس کا آخری کلام لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی کَلِمۂ طَیِّبہ) ہو وہ داخلِ جنّت ہو گا۔

(سننُ ابی داوٗد ج۳ ص۲۵۵ حدیث ۳۱۱٦ داراحیاء التراث العربی بیروت)

کوئی آیا پاکے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگدستی واِفلاس وغیرہ سے بددل ہو کر خودکُشی کی راہ اختیار کرنا خدا کی قسم! سخت غَلَطی ہے۔ **اللہ** تعالیٰ کی رِضاجوئی اور آخرت کی

بہتری کیلئے خوش دِلی کے ساتھ ان تکالیف ومصائب پر صَبْر کرنا چاہئے اور اگر کرنی ہی ہے تو خودکُشی نہیں "نفس کُشی" کرنی چاہئے۔ آہ! شیطان مَردود نے ہماری نفسانی خواہِشات کو اُبھار کر ہمیں کیسی کیسی برائیوں میں مبتَلا کر رکھا ہے! **کاش!** ہم "نَفس کُشی" یعنی نَفس کو مارنے میں ایسے مصروف ہوجائیں کہ بزرگوں کے اس قولِ پاک، "**مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا**" یعنی مرجاؤ مرنے سے پہلے" (کشف الخِفاء ج ۲ ص ۲٦٠ دارالکتب العلمیہ بیروت) کامِصداق بن جائیں اور دولت کی فِراوانیوں اور غُربت کی پریشانیوں سے بے نیاز ہوجائیں۔ یقین مانئے مالدار کے مقابلے میں غریب ونادار فائدے میں ہے چُنانچِہ

آہ! بے چارے مالدار!!

امامُ الانصارِوَالمہاجرین، مُحِبُّ الفُقَراءِ وَالْمَساکِین جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: "بروزِ قِیامت فُقَراء مالداروں سے **500** سال پہلے جنّت میں داخِل ہوں گے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ١٥٧ حدیث ۲۳٥٨ دارالفکر بیروت)

ایک روایت میں ہے، فرمایا: **اللہ تعالیٰ** بال بچّوں والے غریب سُوال سے بچنے والے مسلمان سے بَہُت مَحبَّت فرماتا ہے۔

(سُنَن ابنِ ماجه ج ٤ ص ٤٣٢ حديث ٤١٢١ دارالمعرفة بيروت)

مَـحبَّـت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

خود کُشی کا ایک سبب عشقِ مَجازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئے دن اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ فُلاں یا فُلانہ نے اپنی پسند کی **شادی** میں گھر والوں کی رُکاوٹ کے سبب مایوس ہو کر **خود کُشی** کر لی۔ نُمُو نتاً" روزنامہ نوائے وقت" (کراچی 4 اگست 2004ء) کی دو خبریں مُلاحظہ فرمایئے {۱} "پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زَہر پی لیا" {۲} "مَحبَّت میں ناکامی پر دادُو (سندھ) کے نوجوان نے **خود کُشی** کر لی۔" اِس طرح کی اَموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔

عُریانی و فحّاشی، مخلُوط تعلیم، بے پردَگی، فِلم بینی، ناوِلوں اور اخبارات کے عِشقیہ وفِسقیہ مضامین کا مُطالَعہ وغیرہ **عشقِ مجازی** کے اسباب ہیں۔ لاشُعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھیلنے والے بچّے اور بچّیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اِس میں مبتَلا ہو سکتے ہیں۔ والِدَین اگر شُروع ہی سے اپنے بچّوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے بھائی بہنوں تک کی بچّیوں اور مُنّیوں کو اِسی طرح دوسروں کے مُنّوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سَعی کریں تو **عشقِ مجازی** سے کافی حد تک چُھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچّوں کو بچپن ہی سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے **حبیب** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحبَّت** کا درس دینا چاہیے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں **مَحبَّتِ رسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاگُزیں ہوگئی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ **عشقِ مجازی** سے محفوظ ہو جائے گا۔

مَحبَّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یا رسولَ اللہ

خود کُشی کا ایک سبب بے رُوزگاری

بے رُوزگاری یا قرضداری سے تنگ آ کر بھی بعض لوگ خود کُشی کی راہ لیتے ہیں۔ آسائشوں، عُمدہ غذاؤں، شادِیوں وغیرہ کے موقَعوں پر فُضول خرچیوں، گھر کے اندر کی سجاوٹوں، گاڑیوں وغیرہ کیلئے زِیادہ سے زِیادہ رقم کی طلب اور بَہُت بڑا سرمایہ دار بن جانے کے سُنہرے خواب بھی اس کے اسباب ہیں۔ اگر رَہنے سَہنے، کھانے پینے وغیرہ میں حقیقی سادَگی اپنانے کا **مَدَنی ذِہن** بن جائے تو قلیل آمَدَنی پر گزارہ کرنا آسان ہو جائے اور اس سبب سے شاید کوئی بھی مسلمان **خود کُشی** جیسا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام نہ کرے۔ دراصل علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے بھی ایسا ہو رہا ہے۔ **آپ نے کبھی نہیں سنا ہو گا کہ فُلاں عالم یا پیش امام صاحِب نے خود کُشی کر لی! حالانکہ حضراتِ عُلَمائے کرام کی اکثریت قلیل آمدنی پر گزارہ کرتی ہے۔**

دولت کی فِراوانی ہے مانگنا نادانی
آقا کی مَحبّت ہی دَراَصل خزینہ ہے

سب کی روزی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے

رُوزگار کے مُعامَلے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر عملی طور پر بھی حقیقی معنوں میں تَوَکُّل یعنی بھروسہ قائم کیجئے۔ بے شک وُہی چِیُونٹی کو کَن اور ہاتھی کو مَن عطا فرمانے والا ہے، یقیناً یقیناً یقیناً ہر جاندار کی روزی اُسی کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ چُنانچِہ بارھویں پارے کی ابتِداء میں **ارشادِ باری** عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

ترجَمۂ کنزُالایمان: اورزمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔ (پ ۱۲ ھود ٦)

پرندوں کی روزی کی مِثال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور طلب بات یہ ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کی **روزی** تو اپنے ذِمّۂ کرم پر لی ہے مگر ہر ایک کی **مغفِرت** کا ذمّہ نہیں لیا۔ وہ مسلمان کس قَدَر نادان ہے جو **رِزق** کی کثرت کے لئے تو مارا مارا پھرے مگر **مغفِرت**

کی حسرت میں دل نہ جلائے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''اگر تم **اللہ** تعالیٰ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توَکُّل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اِسطرح رِزْق عطا کیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رِزق عطا کیا جاتا ہے کہ وہ صُبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ١٥٤ حدیث ٢٣٥١ دارالفکر بیروت)

مجھ کو دنیا کی دولت کی کثرت نہ دے — چاہے ثروت نہ دے کوئی شُہرت نہ دے
فانی دنیا کی مجھ کو حکومت نہ دے — تجھ سے عطّار تیرا طلبگار ہے

خودکُشی کا ایک سبب گھریلو شکر رَنجیاں

خود کُشی کا ایک بَہُت بڑا سبب **گھریلو شکررنجیاں** بھی ہیں۔ چُنانچِہ ''روزنامہ نوائے وقت'' (5 اگست 2004ء) کی خبر ہے: ''ایک نوجوان نے روہڑی تھانے کی حُدُود میں **گھریلو مسائل** سے تنگ آکر **خودکُشی** کر لی۔'' آہ! شیطان مردود نے **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں سے دور کر کے ہمارے

گھروں کا سکون برباد کردیا ہے، ہمارا نظامِ زندگی بگڑ کر رہ گیا ہے، گھریلو زندگی کی اسلامی واَخلاقی قدریں پامال ہوگئیں، علمِ دین سے دُوری اور **سنّت** کے مطابِق اَخلاقی تربیّت نہ ہونے کی نُحُوست کے باعث گھر کے اکثر افراد ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ گھریلو جھگڑوں سے تنگ آ کر کبھی **بیوی خود کُشی** کرلیتی ہے تو کبھی شوہر، کبھی **بیٹی خود کُشی** کرلیتی ہے تو کبھی بیٹا، یوں ہی کبھی ماں تو کبھی باپ۔ گھریلو مسائل کا ایک حل گھروں کے اندر مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ **مَدَنی مذاکرہ** یا سنّتوں بھرے **بیان** کا ایک کیسِٹ روزانہ سننا یا سنّتوں بھری V.C.D. دیکھنا اور **فیضانِ سنّت** کا گھر میں روزانہ درس جاری کرنا اور اپنے گھر میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول قائم کرنا بھی ہے۔ جس گھر کا ہر فرد نَمازی اور سنّتوں کا عادی ہوگا ایسے داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف سجانے والے **عاشِقانِ رسول کے پردہ نشین گھرانوں** سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کبھی بھی **خود کُشی** کی منحوس خبر سُننے کو **نہیں ملیگی**۔ یہ آفت بے نَمازیوں،

فیشن پرستوں ،فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، صِرف دُنیوی تعلیم کوسب کچھ سمجھنے والوں اور بے عملی کی زندگی گزارنے والوں کا حصّہ ہے۔ خدا کی قسم! مجھے **خودکُشی** کی جانب مائل ہونے والے ہر مسلمان سے ہمدردی ہے، لوگ شاید ان سے نفرت کرتے ہوں مگر مجھے ان پر شفقت ہے جبھی تو ''**خودکُشی کا علاج**'' کے عُنوان پر بیان کررہاہوں، یقین مانیے اگر ہر مسلمان **دعوتِ اسلامی** والا بن جائے تو **اللہ** اور اس کے **پیارے حبیب** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فضل وکرم سے مسلمانوں سے **خودکُشی** کی نُحُوست کا جڑ سے خاتمہ ہوجائے۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم سارے جہاں میں مچ جائے دھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ! مِری جھولی بھر دے

خود کشی کرنے والے کا جنازہ اور ایصالِ ثواب

خودکُشی کرنے والے کی **نمازِ جنازہ** بھی ادا کی جائیگی اور اُسکو **ایصالِ ثواب** کرنا بھی جائز ہے، چُنانچِہ دُرِّ مختار میں ہے: ''**جس نے خودکشی کی، چاہے**

جان بوجھ کر ہی کیوں نہ کی ہو، اُسے غسل دیا جائیگا اور اُس پر نمازِ (جنازہ) بھی پڑھی جائیگی اسی پر فتویٰ ہے۔'' (درمختار ج۳ ص ۱۲۷ دارالمعرفة بیروت)

نیز اُس شخص کیلئے دعائے مغفرت کرنا بھی بِالکل جائز ہے۔

کُفّار کی جہنَّم میں چھلانگ

یاد رہے کہ اب بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں کُفّار میں خود کُشی کا رُجحان (رُجْ۔حان) کئی گُنا زائد ہے۔ حتّٰی کہ اس فِعل میں مدد کیلئے ان کے یہاں باقاعِدہ تنظیمیں قائم ہیں! میری ناقِص معلومات کے مطابِق ان کے یہاں ایسی میوزیکل غزلیں بھی ہیں جو احمق کافِروں کو خود کُشی پر بَر اَنگیختہ کر کے جہنَّم میں چھلانگ لگوا دیتی ہیں! یہ لوگ دُنیوی معاملات میں لاکھ ترقّی کر لیں مگر یقین مانیں سب کے سب کفّار بے وقوفوں کے سردار ہیں، خدا کی قسم! عقلمند وُہی ہیں جن کی عقل نے دامنِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم تھام کر خُدائے اَحکَمُ الْحاکِمین جَلَّ جَلالُہٗ کی بارگاہِ عالی میں سرِ نیاز جھکا دیا۔

دامنِ مصطَفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

از روئے قراٰن کفّار بے عقلے ہیں

میں نے جو سارے کفّار کو **بے عقلے** قرار دے دیا یہ محض اپنی طرف سے نہیں کہا، سنو! پارہ 9 سورۃُ الْانفال، آیت 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ آیت بنی عبدُ الدّار بن قُصَیّ کے مُتَعلِّق اتری جو کہتے تھے کہ جو کچھ حضور لائے۔ ہم اس سے (گونگے) بہرے اندھے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جو نبی سے فائدہ نہ اٹھائے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کو حکم تھا کہ کشتی میں جانوروں کو سُوار کر لو مگر کافر کو نہ بٹھانا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس زبان، آنکھ، کان عقل سے حضور کی معرِفت نصیب نہ ہو

وہ (زبان) گونگی، اندھی، بہری ہے اور وہ عقل "بے عقلی" ہے۔ سارے بنی عبدُ ا لدّار جنگ اُحُد میں مارے گئے۔ ان میں صرف دو شخص ایمان لائے، مُصعَب بن عُمیر اور سُوَیبِط بن حَرمَلہ۔

(نورالعرفان ص ۲۸۵)

خود کُشی کا اَہم سبب مایوسی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود کُشی کا سب سے اہم سبب ذِہنی دباؤ **یعنی ٹینشن** اور **مایوسی** یعنی DEPRESSION ہے جس کی وجہ سے آدمی کا دماغ مَفلوج ہو جاتا اور **مَدَنی ذِہن** نہ ہونے کی صورت میں وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر سمجھ بیٹھتا ہے کہ ٹینشن اور مایوسی سے میری جان چھوٹ جائے گی اور مجھے سُکون حاصِل ہو گا اور یوں **خود کُشی** کر کے اپنے لئے خوفناک بے سُکونی کا سامان کر گزرتا ہے۔

سرکارِ نامدار یہی آرزو ہے کہ
غم میں تمہارے کاش! رہوں بے قرار میں

وُضو اور رَوزہ کے حیرت انگیز فوائد

ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن اور مایوسی کا ایک رُوحانی علاج **وُضو** اور **روزہ** بھی

ہے، اب تو کُفّار بھی اِس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ چُنانچہ ایک کافِر ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ میں نے **ڈِپریشن یعنی مایوسی** کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار منہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ سے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ دھلوائے تو مرض میں بَہُت اِفاقہ ہو گیا۔ یِہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتِراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔" ایک اِنگریز ماہِرِ نفسیات سِگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) نے روزوں کے فوائد کا اعتِراف کرتے ہوئے یہ بیان دیا ہے: **"روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔"**

عِمامہ باندھنا مایوسی کا عِلاج ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارَک سنّت **عِمامہ شریف** باندھنا بھی ذِہنی دباؤ سے نَجات پانے اور اپنے اندر حِلم وقُوّتِ برداشت بڑھانے کا

بہترین طریقہ ہے۔چُنانچہ حدیث شریف میں ہے: ''عِمامہ باندھو تمہارا حِلم بڑھے گا۔'' (اَلْمُستَدرَك لِلْحَاكِم ج ٥ ص ٢٧٢ حديث ٧٤٨٨ دارا لمعرفة بيروت)

عِمامہ اور سائنس

جدید سائنسی تحقیق کے مطابِق مستقِل طور پر عِمامہ شریف سجانے والا خوش نصیب مسلمان فالج اور خون کی وجہ سے جنم لینے والی بعض بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ عِمامہ شریف سجانے کی بَرَکت سے دِماغ کی طرف جانے والی خون کی بڑی بڑی نالیوں میں خون کا دباؤ صِرف ضَرورت کی حد تک رَہتا ہے اور غیر ضَروری خون دِماغ تک نہیں پہنچ پاتا ! لہٰذا امریکہ میں فالج کے عِلاج کیلئے عِمامہ نُما ''ماسک'' (MASK) بنایا گیا ہے۔

اُن کا دیوانہ عِمامہ اور زُلف ورِیش میں
واہ دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

سانس کے ذَرِیعے ٹینشن کا علاج

ٹینشن اور ڈِپریشن کم کرنے کے لئے عمَلِ تَنَفُّس یعنی سانس کی

ورزِش مفید ہے۔اس کے لئے فجر کا وقت بہتر ہوتا ہے کہ اس وَقت عُمُوماً دھواں اور شوروغُل نہیں ہوتا۔ یہ عمل کسی ہوادار کم روشنی والے کمرے میں کیجئے۔اسلامی بھائی برآمدہ میں اس طرح کھڑے ہوں کہ کسی کے گھر میں نظر نہ پڑے اور اسلامی بہنیں بھی اسقدَر دور کھڑی ہوں کہ کوئی غیر مرد اِن کو نہ دیکھ سکے نیز اِن کی بھی کسی غیر مرد پر نظر نہ پڑے۔اِس کا طریقہ نہایت آسان ہے، پہلے اپنی انگلی ناک کے الٹے نتھنے پر (یعنی سوراخ کے قریب) رکھ کر معمولی سا دبائیں اور ناک کی سیدھی جانب سے سانس لیں اب سیدھی طرف سے دبائیں اور الٹی جانب سے سانس نکال دیں۔اس طرح کم ازکم **30** بار یہ عمل دُہرائیں۔اگر اس سے زائد بھی کرلیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ اس سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ ٹینشن میں کمی اور کافی فَرحت محسوس کریں گے۔

پریشانی کی طرف سے توجُّہ ہٹا دیجئے

ایک اور طریقۂ علاج یہ بھی ہے کہ اپنی پریشانی کے مُتعلِّق سوچنا ترک کردیجئے۔اگر سوچتے رہیں گے کہ میں بَہُت بیمار ہوں، میں پریشان ہوں، میں سراپا مسائل ہوں تو اس سے پریشانی اور ذِہنی دباؤ میں مزید اضافہ ہوگا اور آپ

اندر ہی اندر گُھلتے چلے جائینگے۔حضرتِ سیِّدُ نا امیرُ الْمُؤمِنِین علیُّ المرتضٰی ،شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے سُنا "مَنْ کَثُرَ ھَمُّہٗ سَقِمَ بَدَنُہٗ "یعنی جس کی فکریں زیادہ ہوجاتی ہیں اس کا بدن سَقِیم (یعنی بیمار) پڑجاتا ہے"۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٣٤٢ حدیث ٨٤٣٩ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دل کو سکوں چمن میں ہے نہ لالہ زار میں
سوز و گُداز تو ہے فَقَط کُوئے یار میں

سبز گنبد کے تصوُّر کا طریقہ

چلئے! اپنے ذِہن کو تازہ بلکہ تازہ ترین کرنے کیلئے **تیسرا مَدَنی طریقہ** بھی سن لیجئے اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی وقت کم روشن، ہوادار اور پُرسُکون جگہ پر لیٹ کر بہترین پُرفضا مقام کا تصوُّر قائم کیجئے اور یہ تصوُّر حقیقت سے قریب تر ہو۔ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا میں واقع **گنبدِ خَضراء** کا حسین منظر مرحبا! کہ یہ دنیا کے ہر حسین منظر سے حسین ترین ہے۔گنبدِ خَضرا کا تصوُّر باندھئے۔ مکتبۃُ المدینہ سے ''تصوُّرِ مدینہ'' کی کیسِٹ ھَدِیّۃً حاصل کرکے اُس کے

ذَرِیعے بہتر طریقے پر ''تصوُّرِ مدینہ'' قائم کیا جا سکتا ہے۔

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارا
ہے کس قَدَر سُہانا کیسا ہے پیارا پیارا

یہ رہا سبز گنبد!

آپ نے بارہا تصویر میں سبز سبز گنبد دیکھا ہو گا اور جس خوش قسمت نے حقیقت میں دیکھا ہے اس کے لئے تصوُّر کرنا مزید آسان ہو گا۔ شُروع میں ہلکا ہلکا عکس محسوس ہو گا پھر اس کو حقیقت سے قریب تر کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگر جذبہ صادِق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ بے ساختہ پکار اٹھیں گے، **یہ رہا سبز سبز گنبد!** پھر خیال کیجئے صُبح کا سُہانا وقت ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جھومتی ہوئی، سبز سبز گنبد کو چومتی ہوئی، اس کے گرد گھومتی ہوئی مجھے بَرَکتیں دے رہی ہے، **مجھے** چُھو رہی ہے، اور اس کے سبب مجھے پُر کیف ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے، پھر یہ بھی تصوُّر کیجئے کہ **سبز گنبد شریف** پر ہلکی ہلکی بُوندا باندی نچھاور ہو رہی ہے اور وہاں سے بَرَکتیں لئے باریک باریک بُندَکیاں مجھ پر بھی پڑ رہی ہیں۔ کچھ دیر کیلئے اس دِلفریب و دلگداز منظر میں کھو جائیے۔

درِ مصطَفٰے کی تلاش تھی میں پُہُنچ گیا ہوں خیال میں
نہ تھکن کا چہرے پہ ہے اثر نہ سفر کی پاؤں میں دُھول ہے

ہو سکے تو ہر روز اسی طرح تصوُّر کیجئے اُن کی رَحمت سے کیا بعید کہ سچ مُچ پردے اُٹھ جائیں اور **عاشِقانِ رسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم حقیقت میں گنبدِ خَضرا کے جلوے دیکھ لیں۔ روزانہ کم از کم سات منٹ (مِ۔نَٹ) ایسا کریں گے تو **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا ذِہنی دباؤ یعنی **ٹینشن** بَہُت کم ہو جائیگا اگر یقین نہیں آتا تو تجرِبہ (تَجْ۔رِ۔بہ) کر لیجئے۔

گنبدِ خَضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بُجھا لیتے ہیں

پیدل چلنے کے فوائد

ذِہنی دباؤ اور اَعصابی کھچاؤ کم کرنے کے لئے ذِہنی ورزِش کے علاوہ روزانہ پون گھنٹہ مسلسل پیدل چلنا چاہیے۔ ابتِدائی 15 مِنَٹ چال درمیانہ ہو درمیانی 15 مِنَٹ قدرے تیز قدم اور آخِری 15 مِنَٹ اُسی طرح پھر درمیانہ۔

دُرُود شریف پڑھتے جائیے اور لگاتار چلتے جائیے، چلنے میں یہ کوشش فرمائیے کہ پاؤں کے پنجوں پر قدرے وزن پڑتا رہے، چلنے کیلئے فَجر کا وقت بہتر ہے کہ اُس وقت ماحول عُموماً گاڑیوں کے دھوئیں اور گرد وغبار سے پاک، فَضاء میں نکھار اور ہوا خوشگوار ہوتی ہے۔ایک روایت کے مطابِق جنّت میں ہر وَقت اسی وَقت کا سا سَماں ہوگا۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ہاضِمہ دُرُست ہوگا، آپ کے اَعضاء بہتر طور پر کام کریں گے، دورانِ خون تیز ہوگا اور خون کی گردِش تیز ہونے سے جسم سے ایک خاص قسم کا زہریلا مادّہ خارِج ہوتا ہے، جس کی خاصیّت افیون سے ملتی جُلتی ہے۔اس کے خارِج نہ ہونے سے مختلف دَردوں اور تکالیف میں اِضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مذکورہ طریقے پر اگر مسلسل پیدل چلنے والی ورزش کیا کریں گے تو یہ زہریلا مادّہ جسم سے خارِج ہوتا رہے گا جس سے مختلف جسمانی تکالیف سے راحتیں ملیں گی، ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن میں کمی آئے گی اور اگر خون میں گندا کولیسٹرول بھی زائد ہوا تو وہ بھی خارِج ہوگا اور دماغ کو تازگی مُیَسَّر آئیگی۔ جب ذِہن تر وتازہ رہیگا تو خود کُشی کا خیال کبھی بھی قریب نہ آئیگا۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اے بے کسوں کے ہمدم دنیا کے دور ہوں غم
بس جائے دل میں کعبہ سینہ بنے مدینہ

بیمار بادشاہ

پڑوسی ملکوں کے دو بادشاہوں میں گہری دوستی تھی ، ان میں **ایک بادشاہ** طرح طرح کے امراض اور ٹینشن سے تنگ جبکہ **دوسرا بادشاہ** خوش حال اور صِحّت مند تھا ۔ ایک بار **بیمار بادشاہ** نے **تندُرُست بادشاہ** سے کہا: میں ماہِر طبیبوں سے علاج کروانے کے باوُجُود حُصولِ صحّت میں ناکام ہوں، آپ کس طبیب سے علاج کرواتے ہیں؟ **تندُرُست بادشاہ** نے مسکرا کر کہا: میرے پاس دو طبیب ہیں۔ **بیمار بادشاہ** نے کہا: برائے کرم! مجھے بھی ان سے ملوا دیجئے، اگر انہوں نے میرا علاج کر دیا تو اُن کو مالا مال کر دوں گا۔ **تندُرُست بادشاہ** ہنس پڑا اور کہنے لگا: میرے طبیب میرا بالکل مُفت علاج کرتے ہیں اور وہ دو طبیب ہیں میرے **دونوں پاؤں!** اور طریقِ علاج یہ ہے کہ ان کے ساتھ میں خوب پیدل چلتا ہوں لہٰذا میری صحّت اچّھی رہتی ہے اور آپ غالِباً زیادہ تر بیٹھے رہتے ، پیدل چلنے سے کتراتے ، اور تھوڑے فاصِلے پر بھی سُواری پر آتے جاتے ہیں لہٰذا خود کو

بیمار اور ذِہنی دباؤ کا شکار پاتے ہیں۔

کیا آپ خود کُشی کرنا چاہتے ہیں؟ ٹھہریئے۔۔۔!

جب کوئی بیمار، بے رُوزگار، قرضدار، سخت ٹینشن کا شکار یا کوئی غُصِیلا اور جذباتی آدمی دِلبرداشتہ، یا کوئی امتحان میں فیل ہونے پر طعنہ زنی سے خائف یا پسند کی شادی میں جب ناکام ہو جاتا ہے تو شیطان ہمدرد بن کر آتا اور بہکاتا ہے کہ تم اتنے پریشان ہو تو آخر **خود کُشی** کیوں نہیں کر لیتے کہ ان **جھنجھٹوں** سے جان چھوٹے۔ جذباتی مرد و عورت کی عقل ایسے مواقِع پر بسا اوقات ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور وہ **خود کُشی** پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شیطان جب **خود کُشی** کے وسوسے ڈالے تو ایسی صورت میں آپ بالکل ٹھنڈے دِماغ سے شیطان کے وسوسوں کو رَدّ کیجئے اور **خود کُشی** کے دُنیوی نقصانات اور اُخروی عذابات کو خیالات میں اس طرح دُہرایئے **اوّلاً** یہ فِعل **اللہ** تعالٰی اور اس کے **پیارے حبیب** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو **ناراض** اور عزیز و اقارِب کو غمگین کرنے والا اور ہمارے دشمنوں یعنی شیاطین اور ان کے مُتَّبِعِین یعنی کافِرین کو راضی کرنے والا ہے۔ **ثانیاً** اس سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ **خود کُشی** کرنے والے کے عزیز و اقارِب دُکھوں اور

پریشانیوں میں مزید گِھر جاتے ہیں۔ **ثالِثاً خودکُشی سے جان چُھوٹتی نہیں بلکہ مزیداور وہ بھی شدید پھنس جاتی ہے۔** تو اُس شخص کیلئے کس قدَر نقصان اور خُسران کی بات ہوگی جوشیطان کے وسوسوں میں آکر خودکُشی کر کے خود کو عذابِ قبر وحشر و نار کا حقدار بنالے۔ نیز یہ کیسی بے مُرُوَّتی، اور بے وفائی ہے کہ خاندان والوں اورعزیزوں کے گلے میں بدنامی وشرمندَگی کا ہار ڈال کر دنیا سے رخصت ہو نیز خود اپنے دشمنوں کوبھی خوشی فراہم کرتا چلے۔ لِہٰذااِسی طرح کے **مَدَنی تصوُّرات** کے ذَرِیعے شیطان مردود کوبالکل مایوس کردے اور ایمان پر اِستِقامت کے عزمِ صَمیم سے اُس دُزدِرجیم (یعنی مردود چورشیطان) کا اس طرح کہہ کر منہ پھیر دے کہ میں کیوں کروں خودکُشی ؟ **خودکُشی کرے میری بلا! مجھےتو** اپنے ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے بَہُت اُمّید، اُمّید اور اُمّید ہے، اور **خودکُشی** تو وہ کرے جسے **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت کی رَحمت سے مایوسی ہو۔ **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بَہُت زبردست ہے۔ وہ ضَرور ضَرور ضَرور میری پریشانیاں بھی دورفرمائے گا اور مجھ گنہگارکومحض اپنے فضل وکرم سے بلا حساب وکتاب بخش بھی دے گا۔ بِالفرض بظاہر پریشانیاں دور نہیں بھی ہوتیں تب بھی میں اُس کی رضا پر راضی ہوں میں **خُودکُشی**

کر کے اپنی آخِرت کو داؤ پر لگا کر اے **نامراد شیطان!** تجھے ہرگز خوش نہیں کروں گا۔

''بسمِ اللّٰہ'' کے سات حُروف کی نسبت سے 7 روحانی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پریشانیوں کا تعلُّق قلب و روح سے ہوتا ہے۔ پریشانیوں سے نَجات پانے اور سُکونِ قلب بڑھانے کے لئے روحانی علاج بھی سماعت فرمائیے۔

(۱) غم کا علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم 60 بار روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کیجئے **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **رنج و غم** دور ہونگے۔ **دل کی گھبراہٹ** کے لئے بھی یہ عمل مفید ہے۔

(۲) روزی میں بَرَکت کا بہترین نُسخہ

اگر بے رُوزگاری سے تنگ ہیں تو اِس نُسخے پر عمل کیجئے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حُضُورِ انور، مدینے کے تاجور، شفیعِ روزِ مَحشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی مُفلِسی و مُحتاجی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب تم گھر میں

داخِل ہونے لگو اور گھر میں کوئی ہو تو سلام کر کے داخِل ہوا کرو، پھر مجھ پر سَلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰہ شریف پڑھو۔ اُس شَخص نے ایسا ہی کیا پھر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اُس نے اپنے ہمسایوں کی بھی خدمت کی۔

(الجامع لاحکام القران للقرطبی ج ۱۰ ص۱۸۳۔۱۸۴ دارالفکر بیروت)

(۳) گھریلو اِتّفاق کا عمل

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''سب گھر والوں میں اِتّفاق کے لئے بعد نَمازِ جُمُعَہ لاہوری **نمک** پر ایک ہزار ایک بار **یَا وَدُوْدُ** پڑھئے اوّل وآخر دس دس بار درود شریف اور اُس وقت سے اُس (پڑھے ہوئے) **نمک** کا برتن زمین پر نہ رکھئے، (ادب سے الماری، میز وغیرہ اُونچی جگہ رکھئے) وہ **نمک** سات دن گھر کی ہانڈی (یعنی سالن وغیرہ) میں ڈالئے، سب کھایئے، **مولیٰ** تعالیٰ سب میں اِتّفاق پیدا کرے گا۔ ہر جُمُعَہ کو سات دن کے لئے پڑھ لیا کیجئے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۶ ص ۶۱۲)

(۴) دُشواری کے بعد آسانی

حضرتِ علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی ''طبقاتِ کُبریٰ'' میں

حُضُور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشادِ مبارک نَقل کرتے ہیں، اِبتِداءً مجھ پر بَہُت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں اِنتِہا کو پُہُنچ گئیں تو میں عاجز آ کر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قراٰنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مبارکہ جاری ہو گئیں۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۶

ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ (پ ۳۰ الم نشرح ۵،۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان آیاتِ مبارکہ کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔ (اَلطَّبَقَاتُ الکبریٰ ج۱ ص۱۷۸ دارالفکر بیروت)

مُصیبت زدہ اور مریض کو چاہیے کہ سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُسی ادا کو یاد کر کے بے تابانہ زمین پر لیٹ جائے اور سورۂ الم نشرح کی مذکورہ آیت نمبر 5 اور 6 پڑھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو بطُفیلِ حُضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم مشکل آسان ہو گی۔

مِری مشکلوں کو تو آسان کر دے مِرے غوث کا واسِطہ یا الٰہی

(۵) عشقِ مجازی سے چھٹکارے کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ق اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط

باوُضو یہ قرآنی آیاتِ مبارکہ تین 3 بار پڑھ کر (اوّل وآخر ایک بار دُرُود شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ یہ عمل چالیس 40 دن تک کرے۔ **نماز** کی پابندی ضَروری اَشد ضَروری ہے۔

مَدَنی پھول: اگر کوئی **عشقِ مجازی** کی آفت میں پھنس جائے تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے۔ شادی سے قبل ملنا بلکہ بِلا اجازتِ شرعی ایک دوسرے کو دیکھنا نیز خط و کتابت ،فون پر گفتگو اور تحائف کا لین دین وغیرہ ہر وہ غیر شرعی فِعل جو اِس **عشق** کے سبب کیا جائے حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اپنے **مجازی عشق** کے لئے **معاذَ اللّٰہ** عزوجل حضرت سیِّدُنا **یوسف** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کے قصّے کو دلیل بنانا سخت جہالت وحرام ہے۔ یادرہے! عشق صرف زلیخا کی طرف سے تھا، حضرتِ سیِّدُ نا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دامن اس سے پاک تھا۔ ہر نبی معصوم ہے۔

(عشقِ مجازی کی حیرت انگیز معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات کی کتاب پردے کے بارے میں سوال جواب ص148 تا 181 کا مطالعہ فرمالیجئے)

(٦) قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(یعنی اے **اللہ!** مجھے حرام سے بچاتے ہوئے (صرف) حلال کے ساتھ کفایت کر اور اپنے فضل وکرم کے ذریعے اپنے سوا سے بے پرواہ فرمادے۔) تا حُصولِ مُراد ہر نماز کے بعد ١١، 11 بار اور صبح و شام 100،100 بار روزانہ (اوّل وآخر ایک ایک بار دُرُود شریف) پڑھئے۔اس دُعاء کے بارے میں حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الکریم کا ارشادِ شفقت بنیاد ہے:"اگر تجھ پر پہاڑ جتنا بھی **قرض** ہوگا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہوجائے گا۔" (سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج٥ ص٣٢٩ حدیث ٣٥٧٤ دار الفکر بیروت)

صبح وشام کی تعریف : آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک **صُبح** ہے اور ابتِداءِ وقتِ ظہر سے غُروبِ آفتاب تک **شام** کہلاتی ہے۔ (الوظیفۃ الکریمۃ ص٩)

(۷) برائے رِزق اور ادائے قرض (دو اوراد)

(الف) **یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب** پانچ سو بار، (اوّل وآخر گیارہ بار دُرود شریف) یہ عمل نَمازی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن **بعد نمازِ عشاء** ننگے سر کُھلے آسمان تلے کھڑے کھڑے پڑھیں۔ (ایسی جگہ پر یہ عمل کیجئے جہاں نامحرم پر اور کسی کے گھر کے اندر نظر نہ پڑے)

(ب) **یَا بَاسِطُ** روزانہ **بعد نمازِ فجر** دُعاء کے بعد دَس بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیں۔

مَدَنی نُکتہ: اے کاش! روزی میں کثرت کی **مَحبَّت** کے بدلے ہم نیکیوں میں برکت کی حسرت کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِرد کرتے۔

مَدَنی مشورہ: وِرد شروع کرنے سے پہلے کسی سنّی عالم یا قاری صاحب کو سنا دیجئے۔

مَدَنی التجاء۔ اِس رسالے میں دیا ہوا کوئی بھی وِرد کرنا چاہیں تو شروع کرنے سے قبل **سرکارِ غوثِ اعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے ایصالِ ثواب کیلئے گیارہ یا ایک سو گیارہ روپے کی اور کام ہو جانے کی صورت میں **سرکارِ اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصالِ ثواب کیلئے (کسی سنّی عالم کے مشورے سے) 25 یا 125 روپے کی اسلامی کتابیں تقسیم کیجئے۔ (رقم کم وبیش کرنے میں مضایقہ نہیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"خودکشی کا علاج" کی مَدَنی بہار

(خوفناک حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا)

۱۴۲۵ھ میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) کے چند روز بعد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے ملنے ایک صاحب پنجاب سے بابُ المدینہ کراچی آئے ان کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے: ''میں **A.C.** کوچ کا ڈرائیور ہوں، پریشانیوں نے تباہ حال کر دیا تھا، شیطان مجھے باؤلا بنا کر میرا یہ ذہن بنا چکا تھا کہ دنیا والے سب بے وفا ہیں مجھے خودکشی کر لینی ہے مگر تنہا نہیں اوروں کو بھی ساتھ لیکر مرنا ہے۔ لہٰذا میں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ کسی پکنک بھری ہوئی کوچ کو پوری رفتار کے ساتھ گہری کھائی میں گرا کر سب سواریوں سمیت اپنے آپ کو ختم کر دوں گا۔ ایسے میں سواریاں لیکر اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان شریف) آنے کی سعادت مل گئی۔ گویا میرے ہی لئے **خودکشی کا علاج** نامی بیان ہوا، سُن کر میں خوفِ خدا عزوجل سے لرز اٹھا، میں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ خودکشی سے جان چھوٹتی نہیں مزید پھنس جاتی ہے'' میں نے سچے دل سے توبہ کی، بیان کرنے والے کا نام و پتا لیکر اب آپ کے پاس دعائیں لینے آیا ہوں۔ چنانچہ اس نے دعا کروائی اور نماز کی پابندی، ہفتہ وار اجتماع میں حاضری مدنی قافلوں میں سفر وغیرہ وغیرہ کی اچھی اچھی نیتیں کر کے روتا ہوا پلٹ گیا۔

اس بیان **خودکشی کا علاج** کا کیسٹ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے اور سب گھر والوں کو سنائیے اور خصوصاً پریشان حالوں کو سننے کیلئے پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اس بیان کو حسبِ ضرورت ترمیم کے ساتھ رسالہ کی صورت میں بھی پیش کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ خرید کر غم کے ماروں، دکھیاروں اور بیماروں بلکہ عام مسلمانوں میں تقسیم کیجئے۔ اگر پڑھ کر کوئی ایک بھی مسلمان خودکشی کے ارادے سے باز آ گیا تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کا بھی بیڑا پار ہوگا۔

مجلس مکتبۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045 — حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211

لاہور: دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679 — ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192

سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625 — راولپنڈی: اصغر مال روڈ نزد عید گاہ۔ فون: 4411665

کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ 058610-37212